Publication Information

الاسوۃ ریسرچ جرنل

AL-USWAH Research Journal

Publisher: Institute of Dialog and Research, Islamabad
E-ISSN 2708-2566 P-ISSN2708-8786
Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022
https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/index
HEC Category "Y"

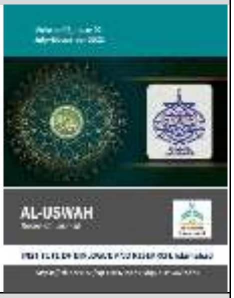

Title

عہد مکی میں معیشت نبوی ﷺ

Translation:

The Economy of the Prophet (PBUH) in the Meccan Era

Author

Haseena bibi
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies
Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: haseenaali006@gmail.com

How to Cite:

Haseena bibi. 2022. "عہد مکی میں معیشت نبوی ﷺ: The Economy of the Prophet (PBUH) in the Meccan Era". *AL-USWAH Research Journal* 2 (2). https://idr.com.pk/ojs3308/index.php/aluswa/article/view/22.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

عہد مکی میں معیشت نبوی ﷺ

The Economy of the Prophet (PBUH) in the Meccan Era

Haseena bibi
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies
Bahauddin Zakariya University, Multan
Email: haseenaali006@gmail.com

Abstract

The Holy Prophet (PBUH) is the great person whose blessed life is illuminated in the light of Islamic history. The economic aspect is a very important topic in the social life of the Holy Prophet. If you study the biography of the Holy Prophet, the economic activities from his childhood to his departure from mortal world are mentioned in various biographical books. There is a clear knowledge of the importance of economic activities in Hayat Mubaraka.

The Muslim economy and economy in the Makkah period was basically the same as it had been since the long Jahili period, with changes made over time and due to necessity. If we look at the thirteen-year Makkah period of the Holy Prophet, at that time the economy depended on four sources of production, which included trade, agriculture, industry and crafts, and labor and wages. Before the Prophet's era, the Holy Prophet accomplished his economic system by goats grazing (sometimes from Halima Saadia and sometimes from the infidels of Makkah in exchange for a few carats). Apart from this he traveled to the country of Syria with the goods of Khadija bint Khuwaylid as a mudarabat. He said that there is no better food than what you earn with your own hands. The individual and collective life of the Holy Prophet is a practical example for us, where he guided the Muslims in other matters, he also established an important economic system for the Muslim Ummah. He also introduced the aspect in which rules and regulations were formulated for obtaining individual and collective means of livelihood.

Keywords: Islamic history, Economic aspect, thirteen year Makkah period, source of production, trade, agriculture, industry, crafts, labor, Khadija bint khuwaylid, Syria.

تمہید:

تاریخ عالم کا تفصیلی مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی وہ بے نظیر ہستی ہیں جسکی زندگی کا ایک ایک لمحہ تاریخی ریکارڈ میں محفوظ ہے، چاہے وہ سماجی زندگی کا کوئی پہلو ہو، معاشی زندگی کا یا پھر سیاسی زندگی۔ نبی اکرم کی سماجی زندگی میں "معاش" ایک اہم پہلو کی حیثیت رکھتا ہے۔ نبی اکرم کی سیرت کا مطالعہ کریں تو سیرت کی بہت سی کتب میں بچپن سے لے کر رحلت تک کی معاشی سرگرمیوں کا تذکرہ موجود ہے۔

اسلامی تاریخ پر سرسری نظر ڈالیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء سے نسل انسانی کی تخلیق کی جس کے ساتھ ہی انسانی معاشرے کا قیام عمل میں آیا۔ اس انسانی معاشرے میں کھانا پینا، چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، میل ملاقات اور حقوق و معاملات وغیرہ جیسے عوامل شروع دن سے ہی انسان کے ساتھ چلے آرہے ہیں۔ تمام انسانوں کی بنیادی ضروریات تو ایک جیسی ہوتی ہیں تاہم انفرادی ضروریات انسان کی قابلیت، ذوق اور ترجیحات کی مرہون منت ہوتی ہیں۔ انسان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنے ذوق کے مطابق وسائل کی تلاش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام بھیجے انہوں نے اپنے ادوار میں مختلف وسائل استعمال کرتے ہوئے اپنی ضروریات زندگی بھرپور طریقے سے سر انجام دیں۔ سب انبیاء کرام نے گلہ بانی کا پیشہ ضرور اختیار کیا۔ جیسا کہ رسول اکرم نے فرمایا:

لیس من نبی الاوقدرعی الغنم(۱)

ترجمہ: کوئی بھی ایسا نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

خود نبی اکرم نے اپنی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے مختلف مراحل میں حسب ضرورت محنت مزدوری کی، بکریاں بھی چرائیں اور تجارت جیسا پیشہ بھی اختیار کیا۔ دین اسلام نے تجارت کو اعلیٰ پیشہ قرار دیا لیکن ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے انسان پر کسی خاص ذریعہ معاش کو اپنانے کی پابندی عائد نہیں کی۔ ہاں دین اسلام رزق حلال کمانے کو عین عبادت قرار دیتا ہے اور ساتھ ہی انسان کو پابند بناتا ہے کہ وہ جو طریقہ معاش اختیار کرے وہ حلال ہو۔ قران پاک میں حلال رزق کھانے کی ترغیب اور غلط طریقے سے کمائے گئے رزق سے بچنے کا کہا گیا:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔(۲)

لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

مکی عہد میں معیشت نبوی پر بحث کرنے سے پہلے معیشت / معاش کے لفظی، لغوی اور اصطلاحی مفہوم کو مختصر بیان کیا جارہا ہے۔

معاش کا لفظی معنی :

معاش عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مادہ "عیش" یعنی کہ (ع،ی،ش) ہے۔ انگریزی زبان میں اس کے لیے (Economic) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

معاش کے لغوی معنی:

معاش کے لغوی معنی زندہ رہنے، رزق تلاش کرنے کے ہیں۔ قران پاک میں بیان ہوتا ہے کہ تمہارے لیے رہائش اور معیشت کا سامان فراہم کر دیا:

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ (۳)

اور بے شک ہم نے ٹھکانہ دیا تم کو زمین میں اور بنایا ہم نے تمہارے لئے معاش کا ذریعہ۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ۔(۴)

ترجمہ: اور بنایا تمہارے لئے معیشت کا سامان اور جو تمہارے لئے رزق ہے۔

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر معاش کو "فضل اللہ" بھی کہا گیا ہے۔ اور کچھ مقامات پر اس کے لیے "خیر" کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ اس سے انسان کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے جس طرح انسان زندگی کے باقی معاملات میں حدود اللہ کی پاسداری کرتا ہے ویسے ہی معاشی معاملات میں بھی کرے تاکہ معاشی لحاظ سے معاشرہ میں کوئی بگاڑ پیدا نہ ہو کیونکہ اسلامی معیشت کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ تمام انسانوں کے لئے معاشی سہولتیں فراہم کی جائیں جو کہ قرآن کریم اور حیات طیبہ سے ملی ہیں۔

معاش کا اصطلاحی مفہوم:

اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ انسان زندہ رہنے کے لئے جو معاشی سرگرمیاں سرانجام دیتا ہے وہ معیشت کے زمرے میں آتی ہیں۔

معیشت کی تعریف:

امام راغب اصفہانی کے مطابق معیشت کی تعریف یوں ہے:

العیش: الحیاة المختصه بالحیوان ،وھو آخص من الحیاة ،لان الحیاة تقال فی الحیوان ،وفی الباری تعالیٰ ،وفی الملک ،ویشتق منه المعیشته لما یتعیش منه(۵)

عیش اس زندگی کو کہتے ہیں جو حیوانات کے ساتھ خاص ہے۔ یہ لفظ "الحیاة" کے مقابلہ میں خاص ہے۔ کیونکہ "الحیاة" کا لفظ حیوان اور ملائکہ سب کے لیے استعمال ہوتا ہے اور "العیش" سے لفظ "المعیشتہ" ہے۔ جس کے معنی ہیں سامان زیست، کھانے پینے کی وہ تمام چیزیں جن پر زندگی بسر کی جاتی ہے۔

معاشی زندگی جدید اصطلاح کے مطابق اس جدوجہد کا نام ہے جو انسانی احتیاجات کی تسکین کے لیے دولت کمانے اور اسے خرچ کرنے سے متعلق ہے۔

علامہ ابن خلدون یوں لکھتے ہیں:

المعاش هو عبارته عين ابتغاء الرزاق والسيعى فى تحصيله(۶)

معاش رزق ڈھونڈنے اور اسے حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کا نام ہے۔

مکی عہد کی معاشی سرگرمیاں، مختصر جائزہ:

ابتدائی حالات:

مکی عہد کی معیشت نبوی کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول اکرم کی ابتدائی زندگی افلاس و غربت کا شکار نہ تھی کیونکہ آپ کا تعلق اشراف مکہ کے خاصے متمول گھرانے سے تھا۔ روز پیدائش سے ہی آپ کو یتیمی اور اس کی پیدا کردہ محرومی کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کے والد مرحوم کے چھوڑے ہوئے ترکہ نے آپ کی زندگی کے سفر کو خوشگوار بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ آپ کی والدہ ماجدہ اور دادا کی محبت و دولت کا بھی سہارا ملا جس سے آپ کی زندگی اور سہل ہو گئی۔ عربوں کے ہاں رواج تھا وہ اپنے بچوں کو دیہی علاقوں میں بھیجتے تھے تاکہ صحت و تندرستی کے ساتھ ساتھ فصیح و بلیغ عربی بھی سیکھ سکیں گے تاکہ تجارت جیسے پیشہ میں عربی زبان کا صحیح استعمال کر سکیں۔ نبی اکرم کو بچپن ہی سے حلیمہ سعدیہ جو کہ قبیلہ بنی سعد سے تعلق رکھتی تھیں کے پاس تقریباً 5 سال کے لیے بھیج دیا گیا۔ اس زمانہ میں قبیلہ بنی سعد کی زمینیں بنجر اور غیر آباد ہوا کرتی تھیں جسکی وجہ سے بکریوں کی چراگاہیں بھی خشک تھیں، چراگاہوں کے خشک ہونے کی وجہ سے بکریوں میں دودھ نہ ہونے کے برابر ہوتا تھا۔ حضور پاک کو رضاعت میں لینے کے بعد قبیلہ بنی سعد کی خشک و بنجر زمینیں آباد ہو گئیں جانوروں اور زراعت میں برکت پیدا ہو گئی۔(۷)

لڑکپن اور جوانی:

لڑکپن ہی سے آپ نے گلہ بانی کا نبوی پیشہ اختیار کیا جو مالی لحاظ سے تھوڑا معمولی سہارا تھا مگر اس پیشہ سے آپ کو کافی تجربات ہوئے جن کی بدولت تجارت جیسے پیشہ میں وہ تجربات کام آئے۔ ابتداء میں مضاربت کے اصول پر آپ نے تجارت کا آغاز کیا۔ مقامی تجارت سے ترقی کر کے قومی تجارت کے دھارے میں شریک ہو گئے۔ اپنی مہارت، محنت اور امانت داری کے تحت مکہ مکرمہ کے عظیم تاجروں میں شمار ہونے میں کامیاب ہو گئے یا یوں کہہ لیجئے کہ مکہ مکرمہ کے ابھرتے ہوئے خوشحال تاجروں میں ایک ممتاز مقام بنا لیا۔

بعثت نبوی اور مکہ کے حالات:

جب آپ کی بعثت ہوئی اس وقت مکہ کی حالت یہ تھی کہ اہلیت کی طبقاتی تقسیم نے معاشی جدوجہد کو بہت زیادہ متاثر کیا ہوا تھا۔ جس میں لوٹ مار بدنظمی اور طبقاتی تقسیم (سرمایہ دار) طبقہ نے عام آدمی کا یا غریب کا خون نچوڑ رکھا تھا۔ اس

زمانہ میں سود جیسی لعنت عام ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے معاشرتی برائیوں نے جنم لے لیا تھا(شراب, جوا اور حرام طریقے سے کمایا گیا مال) نے معاشی جدوجہد کو مفلوج کر کے رکھ دیا سنگدلی اور مفاد پرستی کے اس دور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم (رحمت اللعالمین) بن کر آئے اوران کی تعلیمات نے حصول معاش کے لئے لیے اہم اور منفرد کردار ادا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اپنی معاشی حالت بہتر بنانے پر توجہ دی بلکہ اپنے اصحاب کو بھی باعزت روزگار کا درس دیا۔ اس زمانہ میں عرب لوگ بے شمار ناجائز ذرائع آمدن (شراب فروشی، حرام کی کمائی، قافلوں کی لوٹ کھسوٹ اور سٹہ بازی وغیرہ) اختیار کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے لیکن نبی اکرم نے ان ناجائز ذرائع آمدن سے اپنا دامن بچا کر رکھا اور کسب حلال کو اختیار کیا۔ نبی اکرم کے اس پہلو کو قرآن مجید نے سورہ یونس میں اس انداز میں بیان کیا ہے:

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِۦٓ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (۸)

میں اس سے قبل بھی تمہارے ساتھ ایک عرصہ گزار چکا ہوں، کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

اسی طرح قرآن مجید نے ایک مقام پر نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کو ترجیح دی اور غلط کاموں میں حصہ لینے سے روکا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (۹)

اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم زیادتی میں مدد نہ کرو۔

تیرہ سالہ مکی عہد میں مسلم معیشت واقتصاد (Economy) بنیادی طور سے وہی تھی جو طویل جاہلی عہد سے چلی آرہی تھی اس میں بعض اصلاحات کو ضرورت کے تحت تبدیل کیا گیا جن کی وجہ سے یہ معاشرہ بہتری کی طرف گامزن ہوا۔

اسلام کا معاشی تصور :

اسلام کے نظریہ معیشت کی بنیاد قرآن مجید اور حیات طیبہ میں قطعی دلیل اور حجت کے طور پر مسلمانوں کو قیامت تک کے لیے راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ جبکہ مغربی نظریہ معیشت انسانی عقل و تجربات پر مبنی ہے جو کہ وقت کے ساتھ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں قرآن مجید اور حیات طیبہ نے مسلمانوں کے دیگر شعبہ جات میں راہنمائی فرمائی وہیں معیشت کا ایک بہترین نظام بتایا اور اصول وضوابط بھی متعارف کرائے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اِتَّبِعُوا مَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ (۱۰)

تم لوگ اس کی اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ تعالٰی کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع مت کرو.

معاشرے میں انسان بہت سے طریقے سے اپنی ضروریات زندگی پوری کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اسلام نے کسب حلال کی تلقین کی ہے، جائز ذرائع سے اور اپنے ہاتھ سے رزق حلال کمانا کسب حلال ہے جس میں نیت درست ہو ، کمایا گیا مال بھی حلال ہو۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (۱۱)

اے رسول! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

نبی اکرم کا ارشاد ہے:

طلب الحلال فريضه بعد الفريضته(۱۲)

طلب حلال فرض نماز کے بعد اہم فریضہ ہے۔

مکی عہد میں معیشت کا انحصار:

مکی عہد نبوی میں معیشت واقتصاد کا انحصار چار ذرائع پیداوار پر تھا۔

- زراعت
- تجارت
- صنعت وحرفت
- مزدوری واجیری

انسانی تہذیب و تمدن میں یہ چاروں پیداوار کے ذرائع ہمیشہ سے چلے آ رہے تھے حالات واحوال کے مطابق ان میں سے کسی ایک کو ترجیح مل جاتی تھی۔(۱۳)

زراعت :

مکہ کی آب وہوا بہت گرم اور زمین پتھریلی اور ریگستانی تھی البتہ دوسرے خطے زراعت کے لئے مناسب تھے جن میں طائف کے علاقے کی آب وہوا معتدل (گرم اور سرد) ہونے کی وجہ سے وہاں میوہ جات اور غلہ کی پیداوار ہوتی جو کہ اس وقت یورپ میں ہوا کرتے تھے۔(۱۴)

انسانی زندگی کا اہم اور بنیادی جزو زراعت ہی سمجھا جاتا ہے کیونکہ انسان کی خوراک کا انحصار زراعت و پیداوار پر ہوتا ہے۔ اگر زراعت کو معاشیات کی بنیاد قرار دیا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالٰی فرماتے ہیں:

وَلَقَدۡ مَكَّنّٰكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلۡنَا لَـكُمۡ فِيۡهَا مَعَايِشَ‌ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ (۱۵)

اور بیشک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان رزق پیدا کیا تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

تجارت:

کسی بھی ملک کی معیشت میں ترقی کا اہم پہلو تجارت کو سمجھا جاتا ہے ہے۔ اسلام نے تجارت کو حلال قرار دیا جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (۱۶)

اور اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سودی کاروبار کو حرام کیا ہے۔

عرب کے تینوں اطراف ساحل لگتے ہیں جن میں ایک سائیڈ پر بحرین اور عمان خلیج فارس پر حضر موت اور یمن بحر عرب پر اور مشرق میں حجاز و مدین بحر احمر پر واقع ہیں۔ عرب زراعت و صنعت کے لحاظ سے زیادہ خوشحال نہ تھا اس لئے تجارت کے کاروبار کو فروغ دینے کی بھرپور کوشش کی گئی کیونکہ عرب تاجر دو ہزار برس قبل مسیح سے اپنی تجارتی خدمات سر انجام دے رہے تھے جن کی بدولت عربوں کے دوسرے ممالک سے اچھے تعلقات قائم ہوئے جن میں ہندوستان، حبش (حبشہ)، ایران بابل، مصر اور یونان شامل ہیں۔ عرب کو مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ عربوں کی تجارت زیادہ تر تین اشیاء پر ہوتی تھی۔

- کھانے کا مسالہ اور خوشبو دار اشیاء۔
- سونا، جواہرات اور لوہا۔
- چمڑا، کھالیں اور بھیڑ بکریاں۔

دور جاہلیت میں قریش کی تجارت:

خاندان قریش کے جد امجد قصی نے تجارت کو فروغ دیا اور اس کو دور دراز علاقوں تک پھیلانے کی بھرپور کوشش کی اس کے بعد اس کے بیٹوں نے تجارت میں اپنے جوہر دکھائے اور تجارت کو فروغ دیا۔ قریش کے تجارتی قافلوں کو قرآن مجید کی سورۃ القریش میں رِحلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيفِ (جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے لئے) کے الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے۔ عرب سردی اور گرمی کے موسم میں زیادہ تر تجارتی سفر شام، یمن اور ایران کی طرف کرتے تھے ماہ ذالحجہ میں مکہ واپس آجاتے اور اپنے کام سر انجام دیتے تھے۔ عرب میں مختلف مقامات پر میلے لگتے تھے جس میں اہل قریش اپنا مال فروخت کرتے تھے۔ دور جہالت میں لوٹ کھسوٹ عام تھی نجد و حجاز سے گزرنے والے

قافلے اپنی حفاظت کے لیے قریش کو محصول ادا کر کے حفاظتی دستہ حاصل کرتے تاکہ راستہ میں لوٹ مار سے بچ سکیں۔(۱۷)

تجارت کے اصول:

تجارت کے بنیادی اصولوں میں باہمی رضامندی، باہمی تعاون، ناپ تول میں کمی نہ کرنا(پیمانہ پورا ہونا) اور جائز و حلال کاروبار شامل ہیں۔

صنعت و حرفت:

کسی بھی ملک کے معاشی نظام کو بہتر بنانے کے لیے صنعت و حرفت کو اہم ستون شمار کیا جاتا ہے۔ صنعت و حرفت کے ذریعہ سے ہی تجارت اور زراعت ممکن ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ سارے عوامل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ عہد جاہلیت سے ہی عربوں کی صنعتی اشیاء جن میں یمن کی رنگی ہوئی کھالیں (دباغت)، شمشیر سازی اور نیزہ سازی مشہور تھیں.(۱۸)

صنعت کا بنیادی عنصر لوہا/ فولاد مانا جاتا تھا۔ جس پر اللہ تعالی نے باقاعدہ قرآن مجید میں ایک سورة "الحدید" کے نام سے نازل کی, سورة میں لوہے کی اہمیت اور فوائد کو بیان کیا گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِيۡدَ فِيۡهِ بَاۡسٌ شَدِيۡدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ(۱۹)

اور ہم نے لوہا نازل (پیدا) کیا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لئے اور بھی فائدے ہیں.

مزدوری واجیری:

مکی عہد میں دیکھا جائے تو (عہد جہالت اور عہد نبوی) میں اکثر لوگوں کا روزی کمانے کا ذریعہ مزدوری واجیری۔ تھا ان میں دو طرح کے لوگ شمار کیے جاتے تھے پہلے وہ جو کہ استادوں اور کاریگروں سے خاص فن کی تعلیم وتربیت لیتے تھے ان کو ہنر مند کہا جاتا تھا جو کہ اپنے خاص ہنر اور فن کے ذریعہ سے سے اپنا روزگار تلاش کرتے تھے تھے دوسرے وہ جو کہ غیر ہنر مند تھے۔ ان کو جو کام مل جاتا وہ روزی حاصل کرنے کے لئے کر لیتے تھے۔(۲۰)

نبی اکرم ﷺ کا معاشی سرگرمیوں میں حصہ :

- والدین کی وراثت سے حصہ
- بکریاں چرانا
- تجارت

آپ بچپن ہی سے بکریاں چراتے اور اپنے خاندان کا گزر بسر کرتے تھے۔ لڑکپن میں تجارت جیسے باعزت پیشہ سے منسلک ہوگئے اور تجارتی سفر شروع کر دیئے کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ مکہ مکرمہ کے ممتاز تاجروں میں شمار ہونے لگے۔ آپ نے حلال اور باعزت ذریعہ معاش اپنا کر اپنی امت کو یہ پیغام دیا کہ اپنا اور اپنے زیر کفالت افراد کے لیے حلال ذریعہ معاش اختیار کر کے ان کی ضروریات زندگی کو پورا کریں۔ آپ نے فرمایا:

مااکل احد طعاماقط خیرمن ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السّلام کان یاکل من عمل یدہ(۲۱)

کوئی بندہ ایسا کھانا نہیں کھاتا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر ہو۔ اور حضرت داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔

والدین کی وراثت میں حصہ:

آپ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی اور اپنی زندگی کے 53 برس اسی شہر میں گزارے، اور یتیمی میں آنکھ کھولی لیکن آپ کے والد مرحوم (حضرت عبداللہ) نے انتقال کے وقت بکریوں کا ریوڑ، پانچ آوارک (وہ اونٹ جو پیلو کے درخت کے پتے کھاتے ہوں) اونٹ اور ایک لونڈی جس کا نام "برکہ" اور کنیت "ام ایمن" تھی ترکہ میں چھوڑے۔(۲۲)

حضرت عبداللہ نے شادی کے بعد حضرت آمنہ کو ایک مکان دیا تھا جو کہ حضرت آمنہ کی وفات کے بعد آپ کو وراثت میں ملا۔ اس مکان میں آپ ہجرت مدینہ تک قیام پذیر رہے اسکے بعد عقیل بن ابو طالب نے یہ مکان فروخت کر دیا۔ والدین کی رحلت کے بعد آپ کی کفالت آپکے دادا عبد المطلب نے اپنے زمہ لے لی۔ آپ کے دادا نے آپ کو والدین سے بڑھ کر پیار و محبت دی دادا کے انس کی مثال یہ ہے کہ کبھی آپ کے بغیر کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔(۲۳)
جب آپ آٹھ سال کے ہوئے تو دادا بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان آٹھ سالوں میں معاشی اعتبار سے دادا نے کبھی تنگی نہیں محسوس ہونے دی۔ دادا کی وفات کے بعد آپ کی کفالت کا ذمہ آپ کے شفیق چچا ابو طالب نے لے لیا۔ ابو طالب کثیر العیال تو تھے مگر آمدنی کا کوئی معقول ذریعہ نہ تھا۔ سوائے دوسروں کا مال عرب کے میلوں میں لے جاتے اور اس کام کی اجرت لیتے تھے۔ آپ جب اپنے چچا کو اس حال میں دیکھتے تو ان کا ہاتھ بٹانے کے لیے اہل مکہ کی بکریاں مزدوری پر چراتے تھے ساتھ میں اپنے چچا کی بکریاں بھی لے جاتے۔ ابو طالب آپ کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے اور سفر و حضر میں آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ قرآن مجید نے ابو طالب کے اس رویے کو یوں بیان کیا ہے۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ(۲۴)

ترجمہ: کیا تمہیں نہ پایا یتیم، پھر ٹھکانہ دیا۔

انہی چچا کے زیر سایہ آپ نے تجارت کے اصول وضوابط سے شناسائی حاصل کی اور اس زمانے کی تجارتی دنیا میں قدم رکھتے ہی کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔

بکریاں چرانا/گلہ بانی:

آپ نے نبوت پر سرفراز ہونے سے قبل بکریاں چرائیں۔ اس زمانے سے اپنے رضائی بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے جاتے تھے جب قبیلہ بنی سعد کی زمینیں بنجر اور غیر آباد ہوا کرتی تھیں جسکی وجہ سے وہاں گھاس بھی خشک ہوتی بکریاں وہی خشک گھاس کھاتی تھیں اور دودھ نہ ہونے کے برابر دیتیں۔ جب سے آپ اس قبیلہ میں تشریف لائے تب سے یہ بنجر زمین آباد ہو گئیں اور بکریاں بھی دودھ دینے لگیں۔ آپ سے بکریاں چرانے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی اکرم سے بکریاں چرواکر آپ میں بردباری، ہوشیاری اور سمجھ داری جیسی صفات پیدا کرنا چاہتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تقریباً تمام انبیاء کرام سے بکریاں چروائیں تاکہ مندرجہ بالا صفات جو کہ عام انسان میں نہیں ہوتیں انبیاء کرام میں پیدا کیں۔ آپ نے فرمایا: لیس من نبی الاوقدرعی الغنم۔ ترجمہ: کوئی بھی ایسا نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ حضرت عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ما من نبی الاوقدرعی الغنم وقیل وانت یا رسول الله ؟ قال:وانا ، انارعیتها لاهل مکه بقراریط(۲۵)

ترجمہ: کوئی نبی ایسے مبعوث نہیں ہوئے جنھوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ دریافت کیا گیا: یارسول اللہ آپ نے بھی؟ فرمایا: ہاں میں نے بھی اہل مکہ کی بکریاں چند قراریط (قیراط) پر چرائیں تھیں۔

دین اسلام میں بکریاں چرانے کے عمل کو مستحب قرار دیا گیا اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء کرام سے بکریاں چروائیں جن میں آخری نبی بھی شامل تھے۔

تجارت:

آپ کا خاندان بنوہاشم اور قریش مکہ بھی تجارت کے پیشہ سے وابستہ تھے اور تجارت ہی کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ القریش میں موجود ہے۔

لِاِیلٰفِ قُرَیۡشٍ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیۡفِ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَیۡتِ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ وَّ اٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ۔(۲۶)

ترجمہ: قریش کو الفت دلانے کے واسطے، گرمی اور سردی کے قافلوں کے لیے، پس انہیں چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھلایا اور انہیں خوف سے نجات عطا فرمائی۔

آپ کے والد محترم نے بھی خاندانی پیشہ کو اپنایا اور تجارت کی غرض سے ہی ملک شام کا سفر کیا واپسی پر "ابوا" کے مقام پر ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ جب اپنے چچا ابو طالب کی کفالت میں تھے تو 13 سال کی عمر میں پہلا تجارتی سفر ملک شام کی طرف کیا اگرچہ اس سفر میں آپ بطور تاجر تو شامل نہیں تھے لیکن اس دوران آپ کو تجارت کے طور طریقے، لین دین اور کافی معلومات سیکھنے کو ملیں جو کہ بعد کے تجارتی سفروں میں کام آئیں۔(۲۷)

نبی اکرم نے دوسرا سفر سولہ سال کی عمر میں یمن کی طرف کیا۔ آپ کے چچا ابو طالب کثیر العیال اور قلیل المال ہونے کی وجہ سے سخت پریشان تھے جب ان کو معلوم ہوا کہ خدیجہ بنت خویلد سامان تجارت نصف منافع کا شریک بنا ملک شام بھیجنا چاہتی ہیں تو اس بات کا ذکر نبی اکرم سے کیا گیا آپ نے بخوشی اس آفر کو قبول کیا اور یوں آپ 25 سال کی عمر میں خدیجہ بنت خویلد کا سامان تجارت ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ لے کر گئے۔ کیونکہ خدیجہ بنت خویلد کا کاروان تجارت مکہ کے کاروان سے بڑا ہوتا تھا تو اس کی آمدنی بھی اسی لحاظ سے زیادہ مقدار میں ہوتی۔ آپ نے کچھ دنوں میں ہی بیش از بیش نفع کے ساتھ مال فروخت کر کیا اور مکہ واپس تشریف لائے۔(۲۸)

واپسی پر خدیجہ بنت خویلد نے آپ کو متعین اجرت دی۔ اس تجارتی سفر کے دوران خدیجہ بنت خویلد کا غلام میسرہ ساتھ تھا واپسی پر اس نے تمام واقعات سنائے تو خدیجہ بنت خویلد نے اپنی کنیز کے ہاتھوں رشتہ بھیج دیا جو کہ آپ نے اپنے چچا سے مشورہ کر کے قبول کر لیا۔ اود اس طرح خدیجہ بنت خویلد آپ کے عقد میں آگئیں۔ دوسری بار سامان تجارت بحرین جا کر "دبا" کے بین الاقوامی تجارتی میلہ میں شرکت کی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد نے اپنا سارا مال آپ کے سامنے رکھ دیا یوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا۔ جس کا ثبوت خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا۔

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى

ترجمہ: اور آپ کو مفلس پایا پھر غنی کر دیا۔

خلاصہ بحث:

زیر نظر مضمون میں عہد مکی میں آپ کی معاشی سرگرمیوں کی جستجو میں بہت سی تفصیلات یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کیونکہ آپ کے معاشی معمولات میں مسلمانوں کے لیے راہنمائی کے بے شمار اصول و ضوابط موجود ہیں۔ نبی اکرم کی ذاتِ اقدس مسلمانوں کے لیے کامل نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ نبی نے جہاں زندگی کے دیگر معاملات میں مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی اور عملی تصویر پیش کی وہیں آپ نے انسانوں کے لئے معاشی نظام کا ایک بہترین پہلو اجاگر کیا جس میں انفرادی و اجتماعی معاش کے حصول کے لیے اصول و ضوابط موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انسانیت کے لیے راہبر کامل اور عملی نمونہ بنا کر بھیجا اور خود اپنے ہاتھوں سے رزق حلال کما کر انسانیت کو یہ پیغام دیا کہ کوئی بھی

انسان جتنے اعلیٰ رتبے پر فائز ہو اسے اپنے معاش کے لیے خود محنت مزدوری کرنی پڑتی ہے۔ آپ نے صرف اپنی معاشی حالت بہتر بنانے کی بجائے ہمیشہ اپنے اصحاب کو بھی اسی بات کی ترغیب دی کہ وہ باعزت اور حلال رزق کی تلاش کریں اپنے اور اپنے زیر کفالت افراد کو حلال رزق کما کر کھلائیں۔ اس مضمون کو لکھنے کے خاص مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

نتائج تحقیق:

1. ہر انسان کو اپنے اور اپنے زیر کفالت افراد کی معاشی ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں سے کمانا بہتر ہے۔ بجائے اس کے کہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلائیں۔
2. انسان کو اپنی استعداد و وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے محنت کرنی چاہیے تاکہ معاشرہ سے سستی اور کاہلی کا خاتمہ ہو سکے۔ "وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ" انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ القرآن: النجم: 39)
3. معاشی تقسیم کو آڑ نہیں بنانا چاہیے بلکہ محنت کو اپنا شعار بنائیں جو کہ معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔
4. انسان کو اپنی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد زائد مال انسانیت کی فلاح و بہبود اور خوشحالی کی خاطر فی سبیل اللہ خرچ کر دینا چاہیے۔ "وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ"۔ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں تو کہہ دیجئے کہ زائد مال۔ القرآن: البقرہ: 219)
5. نبی اکرم کی معاشی پالیسی کو اپنا کر (سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہو کر) اپنے ذرائع معاش کو بہتر اور مضبوط بنائیں تاکہ معاشرہ میں کسی قسم کا کوئی بگاڑ نہ پیدا ہو سکے۔

حوالہ جات

۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ج2، ص14

Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Maktaba Rahmaniya Lahore, jild. 2, pg number. 14.

۲۔ البقرہ۔168

Al-Baqarah 168.

۳۔ الاعراف،10

Al-araaf, 10.

۴۔ الحجر،20

Alhajar, 20.

۵۔ الاصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، بیروت: دار لقلم، 1412ھ، ص596

Al-Isfahani, Abul Qasim al-Hussain bin Muhammad, al-Mufardat fi Ghareeb al-Qur'an, Beirut: Darul Qalam, 1412 AH, p. 596.

۶۔ ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، مقدمہ ابن خلدون، بیروت: المکتبہ العلمیہ، ص215

Ibn e khuldoon, Abdu alRahman bin Muhammad, Muqadama Ibn khuldoon, Beirut: Al-almaktaba Al- ilmia, p. 215.

۷۔ ابن سعد، عبد اللہ محمد بن سعد۔ الطبقات الکبری، بیروت دار الکتب العلمیہ، 1410ھ، ص90

Ibn Sa'd, Abdullah Muhammad bin Sa'd. Al-tabqatal-Kubra, Beirut Dar al-kutab al-ilmiya, 1410 AH, p. 90

۸۔ یونس:16

Unus: 16.

۹۔ المائدہ:2

Al-Maida: 2.

۱۰۔ الاعراف:3

Al-A'raf: 3

۱۱۔ المؤمنون:51

Al-mominoon: 51.

۱۲۔ السیوطی، عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی، م ت: 911ھ، الجامع الصغیر: 8059

Al-Suyuti, Abd al-Rahman bin Abi Bakr Jalaluddin Suyuti, died: 911 AH, Al-Jaami al-Saghir: 8059.

۱۳۔ امام محمد الشیبانی، عہد نبوی میں مسلم معیشت: مکی دور میں اور مدنی دور میں، تحقیقات اسلامی علی گڑھ 1989

Imam Muhammad al-Shibani, The Muslim Economy in the Prophetic Testament: In the Meccan Period and in the Madani Period, Islamic Research Aligarh 1989.

۱۴۔ ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی، (ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر)، خطبات سرگودھا: سیرت النبی کا عہد مکی: شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، ص141

Dr. Muhammad Yasin Mazhar Siddiqui, (Dr. Abdul Rauf Zafar), Sermons, Sargodha: Seerat-ul-Nabi's Testament, Mecca: Department of Islamic Studies, University of Sargodha, p. 141.

۱۵۔ الاعراف:10

Al-A'raf: 10.

۱۶۔ البقرہ:275

Al-Baqarah: 275.

۱۷۔ خطبات سرگودھا: سیرت النبی کا عہد مکی: شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، ص161,162,163
Sermons Sargodha: Serat al-Nabi, Makkah: Department of Islamic Studies, University of Sargodha, pp. 161, 162, 163.

۱۸۔ خطبات سرگودھا: سیرت النبی کا عہد مکی, شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، ص164
Sermons, Sargodha: The Prophet's Serah, Makkah, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, p. 164.

۱۹۔ الحدید:25
Hadid: 25.

۲۰۔ خطبات سرگودھا: سیرت نبی کا عہد مکی، شعبہ علوم اسلامیہ یونیورسٹی آف سرگودھا، ص164
Sermons, Sargodha: Prophet's Life, Makkah, Department of Islamic Studies, University of Sargodha, p. 164.

۲۱۔ البخاری، صحیح بخاری:2072
Al-Bukhari, Sahih Bukhari: 2072.

۲۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، دار الکتب العلمیہ بیروت، س ن، ج1, ص80
Ibn Sa'd, Al-Taqabat al-Kubri, Dar al-Kitab al-Ulmiya Beirut, S.N., vol.1, p.80.

۲۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبری دار الکتب العلمیہ بیروت س ن، ج1, ص90
Ibn Sa'd, Al-Taqabat Al-Kabri, Dar al-Kitab Al-Ulmiya, Beirut, vol. 1, p. 90.

۲۴۔ الضحیٰ:6
Al-Zahya: 6.

۲۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیہ، 1410ھ، ج1, ص122
Ibn Sa'd, Al-Taqabat Al-Kubri, Beirut, Dar al-Kitab Al-Ilamiya, 1410 AH, Vol. 1, p. 122.

۲۶۔ القریش:1,2,3,4
Al-Quraysh: 1,2,3,4

۲۷۔ سیوہاروی، حفیظ الرحمن، نور البصر فی سیرت خیر البشر، لاہور، رحیمیہ مطبوعات، 2011ء، ص72
Siwaharvi, Hafeezur Rahman, Noorul Basar fi Sirat Khairul Bishar, Lahore, Rahimia Publications, 2011, p. 72.

۲۸۔ :سیوہاروی، نور البصر فی سیرت خیر البشر, لاہور، رحیمیہ، ص75
Siwaharvi, Noor al-Basr fi Sirat Khair al-Bashr, Lahore, Rahimiya, p. 75.

۲۹۔ الضحیٰ:8
Al-Zuha: 8